سلسلة مطبوعات المكتب (٩٧)

اگر اب بھی نہ جاگے تو!

«متی نستیقظ؟»

اعداد

ندیم اختر

نظر ثانی

شیخ ابویاسر المدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في حوطة سدير

تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

سلسلة مطبوعات المكتب [٩٧]

اگر اب بھی نہ جاگے تو!

«متی نستیقظ؟»

اعداد

ندیم اختر

نظر ثانی

شیخ ابو یاسر المدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بحوطة سدير

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر اب بھی نہ جاگے تو!

«متی نستیقظ؟»

تبلیغی جماعت «جماعة التبليغ» جس کی تاسیس سو سال قبل برِّصغیر (ہند وپاک) میں مولانا محمد الیاس کاندھلوی حنفی دیوبندی چشتی کے ہاتھوں ۱۳۴۴ھ میں ہوئی، اس نوزائیدہ جماعت کا نصابِ تعلیم مولانا زکریا صاحب نے مرتب کیا ہے جس کا نام تبلیغی نصاب تھا مگر اب اس کا نام بدل کر فضائل اعمال رکھدیا گیاہے، یہ نصاب جہاں حق وباطل، توحید وشرک اور سنت وبدعت کا معجون مرکب ہے وہاں جھوٹے قصے، جعلی کرامتوں اور ناممکن الوقوع باتوں سے بھرا پڑا ہے، یہ جماعت ایک خالص صوفی جماعت ہے، اس کا منہج (طریقہ) ابن عربی، حلاّج اوراس جیسے ملحدوں (بے دین) کا منہج ہے، اس کے دام فریب سے بچنے کے متعلق علماء اہل سنت کے کئی فتاوے ہیں، ان میں سے اکثر فتووں کو شیخ محمد بن ناصر العرینی - حفظہ اللہ- نے اپنی کتاب «كشف الستار عما تحمله بعض الدعوات من اخطار» میں جمع کیا

ہے،[1] اس جماعت کی تردید میں کئی کتابیں اور مؤلفات لکھے گئے ہیں جیسے شیخ علامہ مجاہد حمود التویجری-رحمہ اللہ-کی کتاب «**القول البليغ في التحذير من جماعة التبليغ**» (جس کا اردو ترجمہ شرکیہ اعمال بنام فضائل اعمال) اس سلسلے کی اہم کڑی ہے، جبکہ اس کی تردید میں شیخ سیف الرحمن دہلوی کی کتاب "نظرة عابرة" شیخ محمد تقی الدین ہلالی کی کتاب "نفیس السراج المنیر" اور شیخ اسلم پاکستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی کے مقالے کو دستاویزی حیثیت حاصل ہے۔

ان سب کے باوجود جو لوگ ابھی تک تبلیغی جماعت کے متعلق دھوکے میں ہیں وہ تین حالتوں سے خالی نہیں:

[ا] ایک طبقہ وہ ہے جو علم اور شریعت کی معرفت رکھتا ہے پر وہ اس جماعت کے عقائد، نظریات سے ناواقف ہے[2]، یہ طبقہ کئی طریقوں سے اس جماعت کی حقیقت کو جان سکتا ہے:

---

1) یہ کتاب بعض اخوان کے تعاون سے اردو کے قالب میں ڈھل کر جلد ہی ان شاء اللہ منظر عام پر آنے والی ہے۔

2) جیسے دکتور محمد عُریفی، ابو بکر الجزائری اور عائض قرنی وغیرہم ہیں، ان علماء نے بد قسمتی سے نوزائیدہ جماعت کی ظاہری چمک دیکھ کر بغیر جانچ پڑتال کے اس کا تزکیہ کر دیا ؏:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

❖ سعودی عرب اور دیگر ممالک عربیہ کے وہ باشندگان جو اپنا سلسلہ ہندوستانی تبلیغی جماعت سے جوڑتے ہیں، اور اپنی نسبت اس جماعت کی طرف کرتے ہیں وہ انہیں کے مشابہ ہیں، ان پر بھی وہی حکم لگے گا جو اس جماعت کے لئے ہو گا کیونکہ حدیث میں آیا ہے: (من تشبه بقوم فهو منهم) (جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہیں میں سے ہے)[1] (ابو داؤد ح:۴۰۳۱، بروایت عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہ)

تبلیغی جماعت کے تعلق سے چند بنیادی باتیں:

✡ اہلِ تبلیغ اس جماعت کے برحق ہونے اور اس کی طرف نسبت کرنے کی دلیل کثرتِ تعداد اور عالَم میں اس کی مقبولیت سے دیتے ہیں جبکہ کثرت و قلت حق کا معیار نہیں، ورنہ دنیا کے تمام عیسائیوں کو برحق ماننا پڑے گا کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے اور یہ قیامت کی علامت ہے جیسا کہ حدیث میں ہے: «تقوم الساعة والروم أكثر الناس» (قیامت اس وقت قائم ہو گی جب روم (عیسائی)

1) یہ حدیث اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ اہلِ ایمان اور اہلِ اسلام کسی بھی معاملے میں کافروں، مشرکوں، منافقوں اور بدعتی حضرات کی مشابہت نہ کریں۔

سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے) (مسلم کتاب الفتن ح:۷۲۷۹)۔

- تبلیغی جماعت کی بنیاد من گھڑت قصوں، موضوع (گھڑی ہوئی) روایتوں پر قائم ہے وہاں اس جماعت کی صداقت کی دلیل جھوٹے خوابوں سے بھی پیش کرتے ہیں، چنانچہ اُردن(جورڈن)سے آئے ہوئے بعض تبلیغی جماعت کے شیدائیوں سے ہمارے ایک مدنی بھائی کی مسجد نبوی میں ریاض الجنۃ کے قریب کئی گھنٹہ اصولی گفتگو ہوئی جس میں انہوں نے اہلِ تبلیغ کے اکابرین کے حوالے سے یہ بات پیش کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں انہیں بتایا کہ پوری دنیامیں جماعت تبلیغ ہی حق پر ہے-اسلئے اس کا ساتھ دو- العیاذ باللہ۔ سچ کہا:

کوّے کے دُم میں باندھی کرن آفتاب کی

یہ منحوس کوّے اپنی نسبت براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑتے ہیں، کیا انہیں نہیں معلوم کہ نبی کا خواب ہی حجت ودلیل ہے، غیر نبی کا خواب حجت نہیں بن سکتا؟ یہ امت کا اجماعی مسئلہ ہے۔

- جماعت کے ساتھ ان باشندگانِ عرب کا نکلنا، اور یہ عمل تواتر کے ساتھ جاری ہے۔
- ہندوپاک کی تبلیغی جماعت کے خلاف بات کرنے والے پر غُصّے کا اظہار کرنا اور

انہیں مختلف انداز میں دھمکی دینا اور جماعت کا دفاع کرنا۔

ہندوستان اور پاکستان میں پرورش پانے والی یہ نوزائیدہ جماعت اپنے ہم خیال غیر عرب میں فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) تقسیم کرتی ہے اور عربوں میں «ریاض الصالحین» وغیرہ کے درس کا اہتمام ہوتا ہے، واضح ہو کہ «فضائل اعمال» کا ترجمہ دنیا کی تمام زندہ زبانوں میں ہو چکا ہے سوائے عربی زبان کے، اگر یہ حق کے ٹھیکدار ہیں تو آخر کیا وجہ ہے کہ عربوں کے لئے فضائل اعمال کی جگہ دوسری کتاب پیش کرتے ہیں؟ دراصل یہ لوگ اپنے شرکیہ وخرافی اعمال پر پردہ ڈال کر عربوں پر شبخون مارنے کی سازش میں لگے ہیں، اگر ماں کی شریعت اور بیوی کی شریعت الگ نہیں ہو سکی تو کیا عجم کی شریعت الگ اور عربوں کی شریعت---؟ ببیں تفاوت از کُجا تا بکُجا۔

اس کتاب میں جہاں اسلام سے متصادم بیشمار امور ہیں[۱] وہیں اس کتاب میں قبرِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے دونوں ساتھیوں ابو بکر و عُمر (رضی اللہ عنہما) کی قبروں کے پاس جاکر ان سے شفاعت مانگنے کی دعوت بھی دی گئی ہے[۲]، اور یہ ایک

---

1) اس مختصر مضمون میں ساری باتیں تفصیل سے بیان نہیں کی جاسکتیں، یہ تو صرف ایک اشارہ ہے اور عقلمندوں کے لئے اشارہ کافی ہے، تفصیل جاننے کے لئے تعصب کی عینک اتار کر فضائل حج اور فضائل درود کا مطالعہ کیا جائے۔

2) فضائلِ حج (ناشر آصف بک ڈپو) ص:۱۴۶، پر لکھا ہے کہ "سلام کے بعد پھر حضور کے وسیلے سے دعا

ایسی چیز کی طرف بلانا ہے جس کا یقیناً اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ غیر اللہ کو پکارنا صریح شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لا يَنْفَعُكَ وَلا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ (یونس: ١٠٦) (ترجمہ: اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے)

- ان لوگوں کے کلام کے ذریعہ جنہوں نے اس نوزائیدہ جماعت کی حقیقت کو جاننے کے بعد ان سے علیحدگی اختیار کرلی، مثال کے طور پر علامہ شیخ سعد الحصیّن – حفظہ اللہ – جنہوں نے تقریباً نو (٩) سال کا عرصہ ان کے ساتھ گذارا ہے، انہوں نے اپنے مضامین اور بعض کتابوں میں اس نوزائیدہ جماعت کی حقیقت کو طشت از بام کیا ہے، انہوں نے جماعت کے ایک سابق امیر انعام الحسن کا یہ اقرار بھی نقل کیا ہے وہ لوگ صوفیت کے چار طریقوں (چشتیہ،

کرے، اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے: "یا رسول الله أسألک الشفاعة واتوسل بک إلى الله۔۔۔!!!" (اے اللہ کے رسول میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے اللہ سے یہ مانگتا ہوں۔۔۔)

قادریہ، نقشبندیہ، اور سہر وردیہ) پر بیعت کرتے ہیں[1] جبکہ یہ چاروں طریقے حلول، وحدۃ الوجود اور شرک وبدعت پر قائم ہیں[2]۔

واضح ہو کہ یہ وہی انعام یافتہ انعام الحسن ہیں جو ۱۹۹۴ء حج کے لئے حرمین آئے بعد حج مدینہ منورہ کے دیدار کا شوق دامنگیر ہوا، بعض مدنی بھائیوں نے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا کہ اپنے حلقۂ مُریداں کے ساتھ ہر روز قبرِ نبوی کے پہلو میں مراقبہ کرتے رہے لیکن ریاض الجنۃ اور صف اوّل کی عبادت سے محرومی کا داغ لیتے اور دیتے رہے، نیز اپنے پورے تبلیغی ٹولے کے ساتھ باب السلام سے داخل ہو کر قبرِ نبوی کے سامنے روزانہ زیارت کے نام پر ازدحام و بھیڑ لگاتے رہے۔ ہمارے بعض سلفی بھائیوں

---

1) دیکھئے: "الامام ابن تيمية وجماعة التبليغ" مؤلف:عبدالعزیز بن ریس الریس ص:۹۔

2) تبلیغی جماعت کے تیسرے امیر انعام الحسن –رحمہ اللہ– کی طرف سے جو خط شیخ سعد الحصیّن –حفظہ اللہ– کے نام بھیجا گیا تھا اس کے ایک ایک حرف سے دجل اور فریب کی بُو آتی ہے، اس خط کو پڑھنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس جماعت کے امیروں کے پاس "دو چہرے" ہیں، ایک رُخ ان کا وہ ہے جس میں وہ اہلِ نجد سے تمسک بالسنۃ کو ظاہر کرتے ہیں، اور دوسرا رُخ ان اہلِ عجم کے لئے ہے جن کے دلوں میں بدعت کی محبت رچی بسی ہے، اس خط کو پڑھ کر وہی دھوکہ کھا سکتا ہے جو فضائل اعمال کی گمراہی سے واقف نہیں۔

نے «لا تجعلوا قبری عیدا، وصلوا علیّ فإن صلاتکم تبلغنی حیث کنتم» (میری قبر کو عید (میلہ گاہ) نہ بناؤ اور مجھ پر درود پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہوگے تمہارادرود مجھ کو پہنچ جائے گا) (ابوداؤد کتاب المناسک ح:۲۰۴۲) پر مشتمل کتاب التوحید مع فتح الجید کے چند اوراق فوٹو کرا کے دیئے تا کہ حق کی طرف لوٹیں اور سنت کی مخالفت سے باز آجائیں- لیکن بُرا ہو مذہبی تعصب کا- باز کیا آتے بلکہ پورے لاؤ لشکر کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہے یہاں تک کہ وہ دن بھی دیکھنا پڑا کہ مدینہ سے دہلی پہنچتے ہی موت نے آدبوچا اور وہیں سپُرد خاک ہوئے، لیکن ہزار خواہشوں کے باوجود مدینہ کی مٹی نے انہیں قبول نہیں کیا۔

اس جماعت سے توبہ کرنے والوں میں ایک نام شیخ عباس شرقاوی –حفظہ اللہ– کا بھی آتا ہے، وہ پانچ سال اس جماعت کے ساتھ رہے، انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ان تبلیغیوں کے اندر گروہی اور بدعی بیعتیں پائی جاتی ہیں، حتی کہ اہل عرب سے بھی اسی طرح بیعت لی جاتی ہے، اپنی کئی کیسٹوں میں انہوں نے اس نوزائیدہ جماعت کی حقیقت کو بے نقاب کیا ہے، اس بدعتی جماعت کے متعلق عجیب وغریب اور بڑے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں، جیسے یہ کہ سیاسی طرز پر اس جماعت کی تنظیم ہوئی ہے، کافر ملکوں جیسے برطانیہ (لندن) وغیرہ سے ان کی مدد

کی جاتی ہے، اسی طرح اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن یہودیوں کی ناپاک ریاست میں اس جماعت کو نقل وحرکت کی اجازت ہے آخر کیوں؟؟؟

❖ اسلام کی بعض بنیادی چیزوں میں تبلیغیوں کے ساتھ مناقشہ کرنا، جیسے انکار منکر کا ترک کرنا، توحید کی طرف دعوت نہ دینا، علماء سے کنارہ کشی پر اصرار کرنا، اور بغیر علم کے تبلیغ کرنا، یہ سب ایسی بنیادی باتیں ہیں جن میں ان تبلیغیوں سے بحث کی جائے کہ ان کو چھوڑ کر دعوت کا کام کیونکر ممکن ہے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کا منہج پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْـمُشْرِكِينَ﴾ (یوسف:۱۰۸) " آپ کہ دیجئے کہ یہی (دین اسلام) میری راہ ہے، میں اور میرے ماننے والے لوگوں کو اللہ کی طرف دلیل وبُرہان کی روشنی میں بلاتے ہیں، اور اللہ کی ذات بے عیب ہے اور میں مشرک نہیں ہوں"

[۲] دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو شریعت کی بنیادی باتوں سے ناواقف ہے، ان لوگوں کی سادگی، جہالت اور بھلائی کے لئے ان کی محبت سے تبلیغیوں نے خوب فائدہ اٹھایا، لہذا ان کے ساتھ بھڑنے سے پہلے ضروری ہے کہ شرعی

دلیلوں سے مدلل سلفی اصول (بنیادوں) پر اس قسم کے لوگوں کی تربیت کی جائے، علماء سنت کے اقوال کے ذریعہ ان کی ذہن سازی کی جائے، اور تحریر وتقریر کے ذریعہ پورے دلائل کے ساتھ ان کے خرافات وعجائب سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے۔

چند اہم بنیادی نکات:

(ا)- حُسنِ نیت (نیت کی اچھائی) نہ حُسنِ عمل کی علامت ہے اور نہ ہی اس کے مشروع ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ حُسنِ نیت کے باوجود خوارج وشیعہ کیوں گمراہ ہوئے؟ سنت اور صحابہ کا منہج (طریقہ) چھوڑنے کی وجہ سے، اسی لئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: "﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً، الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعاً﴾ (الکهف: ۱۰۳، ۱۰۴)

" کہدیجئے کہ اگر (تم کہو تو) میں تمہیں بتادوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہیں؟ وہ ہیں کہ جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار

ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں"[۱].

اور جلیل القدر صحابی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

(وكم من مريد للخير لن يصبه) "کہ کتنے بھلائی کے چاہنے والے ہیں جنہیں ہر گز بھلائی نصیب نہیں ہو سکتی" (دارمی)[۲]

(۲)- نتیجے کا حصول اس طریقہ کے مشروع ہونے پر ہمیشہ دلالت نہیں کرتا، اور نہ ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ عمل اللہ کو پسند ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **(إن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر)** "کہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی مدد کسی فاجر (بدکار آدمی) سے بھی کرا لیتا ہے"[۳]☆

---

1) یہ آیت عام ہے جس میں ہر وہ فرد اور گروہ شامل ہے جس کے اندر مذکورہ صفات ہوں گی۔

2) سنن الدارمی (۱/۸)، ابن وضاح فی "البدع" ص(۹)، طبرانی فی "الکبیر" اختصار کے ساتھ ح(۸۶۳۶)، علامہ البانی -رحمہ اللہ- نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے "السلسلۃ الصحیحۃ" (۵/۱۲)

3) بخاری ح: ۳۰۶۲ -یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں صحابیِ رسول حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا اور وہ زخمی بھی ہو گیا، صحابہ نے عرض کیا یا

(۳)- متبعین (پیروکاروں) کی کثرت منہج کے اچھے یا بُرے ہونے کی دلیل نہیں، اسی وجہ سے اللہ نے کثرت کو معیارِ حق قرار نہیں دیا ہے بلکہ قرآن مجید میں کثرت کی مذمت کی گئی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ﴿فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾ (الحدید:۲۶)

"تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر بہت نافرمان رہے" اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان: ﴿وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ﴾ (الأنعام: ۱۱۶)

رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخ میں جائے گا، آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا ہے اور (زخمی ہو کر) مر بھی گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا، حضرت ابو ہریرۃ نے بیان کیا کہ ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہو جاتا، لیکن ابھی لوگ اسی غور و فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے، البتہ زخم کاری ہے۔ پھر جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خودکشی کر لی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہو گا اور اللہ۔۔۔۔۔)

☆ جیسے بعض مستشرقین نے حدیث نبوی کی تخریج و تحقیق پر وہ کام کیا ہے جس کی مثال ماضی میں نہیں مل سکتی، جیسے "المعجم المفهرس لألفاظ الحديث" اور "مفتاح كنوز السنة" وغیرہ۔

"اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں"۔

اسی طرح قرآن کی شہادت کہ اکثر لوگ بے وقوف ہیں: ﴿بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْقِلُونَ﴾ (العنکبوت: ٦٣) (بلکہ ان میں سے اکثر بے عقل ہیں)۔

ان کے علاوہ اور کئی مقامات پر کثرت کو قابلِ مذموم ٹھہرایا گیا ہے، اسلئے جماعت کی طرف سے یہ کہا جانا کہ ہم سواد اعظم ہیں، ہماری تعداد سب سے زیادہ ہے، دوسرے فرقے والے تعداد میں ہم سے کم ہیں، یہ ایک ایسی بات ہے جو قرآنی حقیقت سے چشم پوشی کے مترادف ہے، جن کی تاریخ پر نظر ہے انہیں بخوبی علم ہے کہ اہلِ حق کی تعداد ہمیشہ کم رہی ہے اور رہے گی «لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله وهم كذلك» (میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہوں گے) (بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ح:٧٣١١، مسلم کتاب الامارۃ ح ٤٩٥٠)، اور بُرے لوگ ہمیشہ زیادہ رہے ہیں اور قیامت تک رہیں

گے، نوح علیہ السلام سے لے کر آج تک تاریخ کے کسی دور میں بھی کثرت کو حق کا معیار نہیں ٹھہرا گیا۔

(۴)- دین کی طرف دعوت دینے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے زیادہ اللہ کو کوئی طریقہ پسند نہیں اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنا الگ راستہ بنایا وہ گمراہ ہوا، کیونکہ دین میں ہر نئی چیز گمراہی ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے (فإن كل بدعة ضلالة) (مسلم ح: ۸٦۷ بروایت جابر رضی اللہ عنہ)، لیکن کیا اس جماعت کا طرزِ تبلیغ وہی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتلایا تھا؟ افسوس کہ بجائے اس کے کہ یہ جماعت خالص اسلام کی نشر واشاعت کرتی، صوفیانہ اقوال وافعال اپنانے پر انہوں نے اتنا زور دیا کہ اسلام کی اصل تعلیم اور اسلام کا اصل چہرہ ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا، جماعت کے پیچھے اندھے بن کر چلنے والوں کو اس بات کا ادراک نہیں کہ یہ جماعت دراصل لوگوں کو صوفی بنانے کی ایک عالمگیر تحریک ہے،(☆) اس جماعت کی اصل

(☆) میں (ابویاسر المدنی) اس بات پر قسم کھاتا ہوں کہ مدینہ منورہ میں تبلیغی خانوادے کے ایک چشم چراغ نے (وشهد شاهد من أهلها) شہادت دی کہ مولانا زکریا اور دوسرے اکابرین کے یہاں قبروں پر

پہچان اس کی نصاب کی کتابیں ہیں جو شخص ان کتابوں سے واقفیت نہیں رکھتا وہ اس جماعت کے اصل مقصد سے باخبر نہیں رہ سکتا۔

(۵)- بدعت عظیم ترین گناہ اور غضبِ الٰہی کا باعث ہے، شہوت پرستوں سے زیادہ بدعتیوں پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے، اور جس کے اندر یہ دونوں خباثتیں جمع ہو جائیں وہ بدبختی کی انتہا پر ہے، اور یہ اس وجہ سے کہ بدعتی کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنی بدعت کو عبادت سمجھتا ہے، جبکہ شہوت پرستوں کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ وہ اپنی غلطیوں کو معصیت گردانتا ہے، حدیث میں ہے:

"إن الله حجز التوبة عن كل صاحب بدعة حتى يدع بدعته"[1]

(اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ اپنی بدعت سے باز نہ آجائے)

حضرت امام سفیان ثوری - رحمہ اللہ - فرماتے ہیں: **(البدعة أحب إلى إبليس**

مراقبہ ان کا بنیادی وصف تھا، چنانچہ تبلیغ کے یومیہ اعمال میں چلہ کشی اور قبروں پر مراقبہ کو شامل کرنے کی سازش تھی لیکن مولانا ابوالحسن علی ندوی نے سیاسی مصلحت کے پیش نظر اس کی مخالفت کی۔

1) دیکھئے: "السنة" لابن ابی عاصم ص:۲۲ح:۳۷، "البدع والنهی عنها" لابن وضاح ص:۵۵، علامہ البانی نے اسے صحیح کہاہے " صحیح الترغیب"۱/۹۷)

من المعصية)[1] معصیت کی بنسبت ابلیس بدعت سے زیادہ خوش ہوتا ہے (کیونکہ مرتکب معصیت یہ جانتا ہے کہ وہ گناہ ہے تو اس سے توبہ کر سکتا ہے، لیکن بدعتی بدعت کو انجام دیتے وقت یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ دین ہے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے تو اس سے توبہ نہیں کرتا ہے)۔

حضرت امام شافعی –رحمہ اللہ– فرماتے ہیں: **(لأن يلقى الله العبد بكل ذنب ما خلا الشرك خير من أن يلقاه بشيء من الهوى)** بندہ شرک کے علاوہ ہر گناہ کے ساتھ اللہ کے ساتھ ملاقات کرے یہ کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی بدعت کے ساتھ اللہ سے ملاقات کرے۔(البیہقی فی الاعتقاد ص: ۱۵۸)

حضرت امام احمد – رحمہ اللہ– فرماتے ہیں: **(وقبور أهل السنة من أهل الكبائر روضة، وقبور أهل البدعة من الزهاد حفرة، فساق أهل السنة أولياء الله، وزهاد أهل البدعة أعداء الله)** کبیرہ گناہوں کے مُرتکب اہلِ سنت کی قبریں (جنت کے) باغیچے ہیں، اور عبادت گذار بدعتیوں کی قبریں (جہنم کے) گڑھے ہیں، فاسق وفاجر اہلِ سنت اللہ کے ولی (دوست) ہیں، اور عابد وزاہد اہلِ

1) دیکھئے: "شرح اعتقاد اہل السنۃ" للالکائی (۱/ ۱۳۲)، مسند علی بن الجعدح: (۱۸۰۹) وغیرہ

بدعت اللہ کے دشمن ہیں۔(طبقات الحنابلہ ۱/ ۱۸۴)، کیونکہ عقیدہ کی صحت اور ایمان کی سلامتی اللہ کی رحمت ومغفرت کا سبب ہے، جبکہ بدعت اللہ کے غضب ولعنت کا سبب ہے کیونکہ بدعت دین میں ایک قسم کی تحریف ہے جو کہ علماء یہود کا شعار رہا ہے۔ أعاذنا الله من ذلک۔

حضرت ارطاۃ بن المنذر–رحمہ اللہ–فرماتے ہیں: (لأن يكون ابني فاسقاً من الفساق أحب إلي من أن يكون صاحب هوى) میرا بیٹا فاسق ہو یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ بدعتی ہو (شرح الابانۃ عن اصول الدیانۃ رقم:۸۷)۔

حضرت سعید بن جبیر – رحمہ اللہ – فرماتے ہیں: (لأن يصحب ابني فاسقاً شاطراً سنياً أحب إلي من أن يصحب عابداً مبتدعاً) میرا بیٹا کسی فاسق شاطر (چالاک ومکار) سُنّی کے ساتھ رہے یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ کسی عبادت گذار بدعتی کے ساتھ رہے(شرح الابانۃ عن اصول الدیانۃ رقم: ۸۹)، اس لئے کہ فسق ومعصیت سے توبہ کرنے کا امکان باقی رہتا ہے جب کہ اکثر بدعتی اپنے خرافات وبدعات کا بوجھ لئے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

دعوتِ دین کے لئے علم وحکمت ایک بنیادی شرط ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی دعوت بصیرت اور علم کی روشنی میں ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا

فرمان ہے: ﴿قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْـمُشْرِكِينَ﴾ (یوسف:۱۰۸) "آپ کہہ دیجئے کہ یہی (دین اسلام) میری راہ ہے، میں اور میرے ماننے والے لوگوں کو اللہ کی طرف دلیل وبُرہان کی روشنی میں بلاتے ہیں، اور اللہ کی ذات بے عیب ہے اور میں مشرک نہیں ہوں"

بغیر علم کے دعوت کا کوئی تصور نہیں کیونکہ علم جو کہ وحی ہے، وہی متعین کرے گا کہ اللہ کی مُراد کیا ہے، ایک جاہل شخص اللہ کے مُراد کو کیسے جان سکتا ہے، علماء نے اہلِ تصوف کی اس لئے مذمت کی ہے کہ وہ اہلِ علم کی مجلس سے بھاگتے ہیں- ہندوستانی اور پاکستانی تبلیغی جماعت کے بزرگ بھی یہی صوفی حضرات ہیں- علامہ ابن الجوزی کے نزدیک ان صوفیوں کی علم سے کنارہ کشی اور بے رغبتی نے انہیں اس طرح بنادیاہے جیسے کوئی تاریکی میں چلتا ہو، اس طرح ان کے دشمن شیطان پوری تمکنت کے ساتھ انہیں گمراہ کرنے میں لگ گئے ہیں۔ علامہ ابن الجوزی –رحمہ اللہ– فرماتے ہیں: (وكان أصل تلبيسه عليهم أنه صدهم عن العلم وأراهم أن المقصود العمل فلما أطفأ مصباح العلم عندهم تخبطوا في الظلمات) شیطان کی ان (صوفیوں) کے خلاف اصل چال یہی تھی کہ انہیں علم سے روک دیا اور یہ باور

کرایا کہ اصل مقصد عمل ہے، شیطان نے جب علم کا چراغ ان کے سامنے سے گل کر دیا تو وہ لوگ تاریکیوں میں پیر مارنے لگے۔ (تلبیس ابلیس ۱/ ۲۰۲)

واضح ہو کہ علم و عمل کے زیور سے آراستہ ہوئے بغیر دعوت دینا در اصل اہلِ کتاب کی مشابہت ہے اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین میں داخل ہے۔ حضرت سفیان بن عُیینہ -رحمہ اللہ- فرماتے ہیں: (من فسد من علمائنا ففيه شبه من اليهود، ومن فسد من عُبادنا ففيه شبه من النصارىٰ)[1] (ہمارے علماء میں سے جن میں فساد آگیا ان میں یہود کی مشابہت پائی جاتی ہے، اور ہمارے عُبّاد وزُہّاد میں سے جن میں انحراف وفساد آگیا ان میں نصاریٰ کی مشابہت پائی جاتی ہے)

پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی دعوت توحید وسنت کی دعوت اور شرک وبدعت سے اجتناب کی دعوت ہے، اور دعوتِ توحید کے علاوہ انبیاء کا اور کیا وظیفہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: ۳۶) "ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا

1) فتح الجید شرح کتاب التوحید (باب اس بارے میں کہ اس امت کے بعض افراد بتوں کی پرستش کریں گے) ص: ۳۰۲، شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بھی اپنی کتاب (اقتضاء الصراط المستقیم ۱/ ۶۷) میں اس قول کو نقل کیا ہے۔

کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو "

حضرت امام مالک - رحمہ اللہ - طاغوت کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (كُل ما عُبِد من دون الله)[1] یعنی ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! امت اسلامیہ میں جتنے عظیم مجددین گذرے ہیں ان میں سے کسی ایک کو بھی آپ ایسا نہ پائیں گے جنہوں نے شرک وبدعات سے ہاتھ ملایا ہو بلکہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے کہ انہوں نے نہ حکومتِ وقت کی پروا کی نہ مسلمانوں کے سوادِ اعظم کا خیال کیا، ان حضرات نے سب کو ایک ہی نعرہ دیا: "لا معين إلا الله ولا دليل إلا رسول الله" اللہ کے سوا کوئی معین ومددگار نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی رہنما نہیں۔ یہ نعرہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی - رحمۃ اللہ علیہ - کا تھا، حضرت امام احمد بن حنبل - رحمۃ اللہ علیہ - نے "حسبنا كتاب الله وسنة رسوله" (ہمارے لئے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت کافی ہے) کو امت اسلامیہ کا شعار قرار دیا، اور اسی پر ساری زندگی اٹل رہے۔ امت مسلمہ میں جو کچھ بھی آج توحید وسنت کے آثار نظر آرہے ہیں، یہ سب

---

1) فتح المجید ص:۴۴

انہیں موحدین و متبعین سنت اور مجاہدین اسلام کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہیں، لیکن ان میں سے کسی نے بھی اپنی زندگی میں شرک وبدعات کی حمایت یا اس کے بارے میں نرمی اور تساہلی برتی۔

لیکن افسوس! بعض ایسے بھی مُصلح گذرے ہیں جو اسلام کے بنیادی عقائد توحید وسنت کے برملا اعلان کو بھی دعوتی و تبلیغی اصول ومزاج کے خلاف سمجھتے ہیں، بس انہوں نے اسلام کی چند میٹھی میٹھی باتوں کو جن سے شرک وبدعات کے قلعوں پر ذرا بھی ضرب نہ پڑتی ہو اپنی تبلیغی جد جہد کا اصل الاصول بنالیا ہے، موجودہ دور کی ان مسلم تحریکوں سے مسلمانوں کا عام مزاج یہ بن رہا ہے کہ اسلام کے نام پر سب کو مسلمان کہلانے کا حق ہے خواہ وہ بت پرست کی طرح قبر پرست ہو اور اسوۂ رسول کو چھوڑ کر اپنے باپ دادا کی جاہلانہ رسوم وخرافات کو دین سمجھ کر اس سے چمٹا ہوا ہو، مسلمانوں کی ان جماعتوں نے اسلام کے بنیادی عقائد کو ثانوی درجہ دے رکھا ہے چنانچہ ان جماعتوں کے ارد گرد ہر قسم کے بدعقیدہ اور بدعتی مسلمانوں کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا ہے، اس قسم کی سستی تبلیغ ودعوت کا نتیجہ ہے کہ لوگ خالص توحید وسنت کی دعوت کو سننا نہ صرف پسند نہیں کرتے بلکہ اسے فرقہ پرستی اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے اور اختلاف پیدا کرنے کا سبب سمجھتے ہیں، اس بھیانک صورت حال کا انجام یہ ہے کہ اچھے اچھے مبلغین کھلی ہوئی بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں، ان کو

معمولی سنتوں تک کا علم نہیں، ان کی نمازیں تک درست نہیں ہیں، تقلید وبدعات پیر پرستی نے ان کو اسلام کے نام پر چند سطحی اور جذباتی قسم کی باتوں کا پابند بنا رکھا ہے، اور اسی کو وہ اسلام سمجھ بیٹھے ہیں۔[1]

وہ کیسا **مبلغ اور داعی** ہے جو محبتِ رسول اور آپ کی پیروی کا دعوی کرے اور اس عظیم مقصد کی مخالفت بھی کرے کہ جس کے لئے وہ نبی بنا کر بھیجے گئے؟ پس دعوت رسول اور صحابہ کرام کی دعوت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران:۱۱۰) "تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو"۔

غیر شعوری طور پر یہ **تبلیغی اصحاب باصفا** اپنی دعوت میں انکارِ منکر کے فریضہ کو منسوخ کر کے تمام انبیاء ورسولوں کی مخالفت میں سرگرم عمل ہیں، کیونکہ قرآنی اصول کی روشنی میں تمام رسولوں نے جہاں معروف (بھلائی) کی دعوت دی وہاں منکرات

---

1) بدعات اور ان کا شرعی پوسٹ مارٹم ص: ۲۴-۲۶ از علامہ شیخ احمد بن حجر قاضی محکمہ شرعیہ حکومت قطر۔

(بُرائیوں) سے لوگوں کو پوری طاقت کے ساتھ روکنا اپنا شعار رکھا، لیکن یہ "بڑی امت" اور "سواد اعظم" کے دعویدار اپنے خانہ ساز اصول کی روشنی میں منکرات پر نکیر کرنے کو جرم عظیم سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے لوگوں میں نفرت پھیلتی ہے!!! انکارِ منکر ان کے نزدیک دعوتِ دین کے لئے مناسب نہیں!! اس باطل اصول کی روشنی میں جہاں یہ لوگ انبیاء کے دعوتی مِشن کی مخالفت کر رہے ہیں وہاں فضائل کی میٹھی گولی (sweet poison) دیگر منکرات کی اشاعت میں اپنا اہم رول ادا کر رہے ہیں۔

سبحان اللہ ! تبلیغی بھائیو! ذرا سوچو تو سہی تمہاری گھڑی ہوئی گمراہ صوفیت کی دعوت مناسب اور درست ہے اور دعوتِ رسول اور صحابہ کرام کی دعوت غیر مناسب؟ بھائیو تم کہاں بہکائے جارہے ہو؟

[۳] تیسری قسم کے وہ ہٹ دھرم اور ضدی لوگ ہیں جو باطل پر اڑے بیٹھے ہیں، وضاحت وبیان کے بعد ایسے لوگوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیا جائے، کیونکہ یہ لوگ اصلاح کے نام پر فساد کی اشاعت کر رہے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ ان حالتوں کے بعد ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم لوگوں کو تبلیغی جماعت سے ترکِ تعلق کی دعوت دیں، اور انتہائی شدت کے ساتھ ان کے مکر وفریب اور شورش سے لوگوں کو خبر دار کریں، وہ لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ ابھی تک اس لئے کر رہے ہیں تاکہ انہیں قریب کریں اور اپنی تعداد میں

اضافہ کریں، لیکن جو ان کے مخالفین ہیں، ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں ان کے ساتھ کوئی "اور" اخلاق پیش کرتے ہیں!! جو لوگ اس میدان میں ہیں انہیں بخوبی اس کا تجربہ ہے۔ ٹھوس حکمت عملی کے ساتھ اس کے علمبردار، علماء، اونچے طبقے کے افراد اور عہدے داروں کی زیارت کرتے ہیں تاکہ ان سے مال حاصل کر سکیں یا کم سے کم انہیں غیر جانبدار بنادیا جائے، اور جب لوگوں میں ان کی مذمت شائع ہونے لگتی ہے- کیونکہ وہ توحید کی طرف لوگوں کو نہیں بلاتے- تو اپنی اسکیم اور پلاننگ کے مطابق ایسے لوگوں کے پاس جاکر دعوتِ توحید کو ظاہر کرتے ہیں تاکہ انہیں اندھیرے میں رکھیں، اس لئے پوری فطانت اور سمجھ داری کے ساتھ ان کے حیلوں سے باخبر رہا جائے ، ورنہ غور کریں اس سے پہلے کب توحید کی طرف ان کی دعوت ہوتی ہے، اور کب انہوں نے اہلِ توحید سے دوستی اور دعوتِ توحید کے مخالف سے نفرت کا اظہار کیا؟ بلکہ بلاد توحید میں بیٹھ کر وحدتِ صف میں دراڑ پیدا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، اور صوفیوں کی گمراہیوں کو پھیلا کر ملک کی صاف سُتھری فضا کو مسموم بنانے کی سازش میں لگے ہیں۔

اس گمراہ جماعت کے ذریعہ شیطان نے کتنوں کو خطرات کے سامنے لا کھڑا کیا اور جماعت کے لئے اس شیطانی چال کو خوب پھیلایا کہ اللہ نے اس جماعت کے ذریعہ اصحابِ مخدرات (منشیات کا استعمال کرنے والے) ایک بڑی تعداد کو سیدھا راستہ

دکھلایااور جماعت میں شامل ہونے کے بعد ان کی حالتیں درست ہو گئیں۔

لیکن اہلِ علم اور واقف کار لوگوں پر یہ فریب کامیاب نہیں ہو سکتا، اہلِ علم سے دور رہنے والے جہلاء ہی اس قسم کے دھوکے میں آسکتے ہیں، کیونکہ اہل سنت کے نزدیک یہ طے شدہ امر ہے کہ آدمی کا فاسق ہونا اس کے صاحبِ لحیہ (داڑھی والے) اور اپنے کپڑے کو پنڈلی سے اوپر پہننے والے بدعتی ہونے سے زیادہ بہتر ہے، اس پر اہلسنت کا اجماع ہے، علامہ ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: (أهل البدع شر من أهل المعاصي الشهوانية بالسنة والإجماع) سنت اور اجماع سے ثابت ہے کہ بدعتی حضرات شہوانی معصیت کا ارتکاب کرنے والوں سے زیادہ بُرے ہیں۔(مجموع الفتاوی ۲۰/۱۰۳)

اور آدمی کا فاسق ہونا- گرچہ وہ منشیات کا عادی ہو-زیادہ بہتر ہے کہ وہ بدعتی بن کر تبلیغی جماعت کے ساتھ رہے، اس اصل کو علامہ شیخ صالح الفوزان (حفظہ اللہ) نے اپنی کئی مجلسوں میں بیان کیا ہے۔

اور بہت سارے تبلیغی حضرات اس بات پر اتراتے ہیں کہ ان کی تائید میں سابق مفتی اعظم مملکت سعودیہ عربیہ علامہ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن عثیمین وابن جبرین رحمہا اللہ کے فتاوے ہیں، حالانکہ بحث و تحقیق کے بعد ان میں سے بیشتر فتاوے پُرانے ہیں جن سے ان حضرات نے رجوع کرلیا، لیکن یہ تبلیغی حضرات اس حق کو

چھُپا لیتے ہیں کیونکہ یہ ان کا وطیرہ ہے۔ جن علماء نے ان کی تائید میں شروع میں فتوے دئے ان میں سے ایک علامہ عبد العزیز ابن باز (رحمہ اللہ) بھی ہیں، یہ تائیدی فتوی اس طرح حاصل کیا گیا کہ شیخ کو اس جماعت کے بارے میں غلط رپورٹ دی گئی اور صحیح صورت حال سے شیخ کو بے خبر رکھا گیا اور شیخ نے اس جماعت کی تحقیق کے لئے جو لوگ روانہ کئے وہ باطنی طور پر یا تو تبلیغی تھے یا ان سے ہمدردی رکھتے تھے، لیکن شیخ کا اپنی وفات سے تقریباً دو سال قبل جماعت کی تائید میں دئے گئے فتوے سے رجوع ہونا ثابت ہے، شیخ ابن باز کا آخری فتوی جس میں واضح طور سے یہ کہا گیا ہے کہ اخوان المسلمین اور تبلیغی جماعت بدعتی اور گمراہ فرقوں میں سے ہے،اس کے علاوہ دیگر علماء اجلہ کے فتاوے ان دونوں جماعتوں کے خلاف موجود ہیں، تبلیغیوں کی ان فتاووں پر نظر کیوں نہیں جاتی؟ مثل مشہور ہے:

"میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ، کڑوا کڑوا تھُو تھُو".

پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ فلاں عالم نے ان کا تزکیہ کیا ہے، تو دیگر علماء نے اس عالم کی مخالفت بھی تو کی ہے، تو کیوں یہ لوگ تعریف کرنے والے کے قول کو لیتے ہیں اور جارح (مخالف) کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں؟ جبکہ جارح کے پاس زیادہ علم ہے! کم سے کم بات جو علماء کے اختلاف کے وقت کہی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کا بھی قول دوسرے کے خلاف حُجت نہیں، اعتبار اسی کا ہو گا جو دلیل وبُرہان

سے ثابت ہو، اور اس جماعت کے ضلالت پر ہونے کے واضح دلائل موجود ہیں، علماء کرام اور طلبہ حضرات فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کے ساتھ ساتھ ان کتابوں کا مطالعہ بھی کریں جن میں ان کی گمراہی کو واضح کیا گیا ہے تو انہیں اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں علامہ ناصر الدین البانی کا فتوی:

جماعت کے ساتھ نکلنے کے بارے میں جب شیخ سے پوچھا گیا تو شیخ کا جواب تھا:

"جماعت تبلیغ کے ساتھ خروج (نکلنا) جائز نہیں اس لئے کہ یہ جماعت کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں، اور اللہ کے دین کی دعوت کے لئے علماء کو نکلنا چاہیئے جہلاء کو نہیں، جہلاء کو چاہیئے کہ اپنے ملک میں رہ کر دین سیکھیں اور جب وہ دین سیکھ کر عالم بن جائیں تو پھر دعوت کا کام کریں، اور موجودہ تبلیغی جماعت مختلف مکاتب فکر کا معجون و مرکب ہے، ان میں کوئی عقیدے میں ماتریدی ہے، کوئی اشعری ہے، تو کوئی صوفی ہے"

مزید فرماتے ہیں: "جماعت تبلیغ دورِ حاضر کی صوفی جماعت ہے، اخلاق کی طرف دعوت دیتی ہے لیکن معاشرہ کے عقیدے کی اصلاح کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں

دیتی، کیونکہ – ان کے گمان کے مطابق – اس سے فُرقت پیدا ہوتی ہے۔(شیخ)سعد الحصین – حفظہ اللہ – اور ہندوستانی یاپاکستانی تبلیغی جماعت کے امیر کے درمیان کے جو خط وکتابت ہوئے اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ لوگ (مُردوں سے) وسیلہ اور فریادرسی اور اس قسم کی بہت ساری چیزوں کا اعتقاد رکھتے ہیں، اپنے ماننے والوں سے صوفیت کے چار طریقوں پر بیعت بھی لیتے ہیں، اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اس جماعت کی محنت سے بہت سارے افراد راہِ راست پر آگئے، بلکہ بہت سارے غیر مسلموں نے ان کے ہاتھ پر اسلام بھی قبول کیا ہے، کیا یہ سب اس جماعت کے ساتھ نکلنے اور ان کی دعوت میں شرکت کے جواز کے لئے کافی نہیں ؟تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کی باتوں کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں اور یہ لوگ اس طرح کی باتیں زیادہ کرتے ہیں، مثال کے طور پر کوئی شیخ جس کا عقیدہ فاسد ہے، سنت کی کوئی معلومات اس کے پاس نہیں، بلکہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال بھی کھاتا ہے(اس جیسے بہت سارے لوگ ہمارے معاشرہ میں پائے جاتے ہیں)اس کے باوجود بہت سارے فاسق اس کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہیں (تو کیا یہ اس شیخ کے حق پر ہونے کی دلیل ہے ؟)جو جماعت بھی خیر کی طرف بلائے گی ضروری ہے کہ اس کے کچھ ماننے والے بھی ہوں، لیکن ہم اصل کی طرف دیکھتے ہیں، ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان کی دعوت کیا ہے ؟کیا وہ مذہبی تعصب سے اوپر اٹھ کر اِتباعِ کتاب وسنت اور سلفِ صالحین کے عقیدے کی طرف بلاتے ہیں چاہے

وہ جہاں بھی اور جس کے ساتھ بھی ہوں؟ (حقیقت یہ ہے کہ) تبلیغی جماعت کا کوئی علمی منہج نہیں، وہ "جیسا دیس ویسا بھیس "کی طرح رنگ بدلتے رہتے ہیں" (الفتاوی الاماراتیہ للالبانی ص: ۳۸)

اللہ تعالیٰ تبلیغی جماعت کے ساتھ ساتھ سارے گمراہ جماعتوں کے زور کو ختم کرے، اور علماء کرام کو ان پر مسلط کر دے تاکہ دلیل وبرہان کے ساتھ ان کے عیوب سے پردہ اٹھا سکیں، آمین یارب العالمین۔

میرے تبلیغی بھائیو! اس مختصر حقائق کو پڑھنے کے بعد جذبات میں نہ آئیں کیونکہ یہ عقلمندوں کا کام نہیں، اہلِ عقل ودانش صرف یہ دیکھتے ہیں کہ بات کون سی کہی جارہی ہے، اور اس طرف دھیان نہیں دیتے کہ کہنے والا کون ہے، اگر بات حق ہے تو یہ مومن کی گمشدہ دولت ہے جہاں ملے اٹھالیں، یہ نہ دیکھیں کہ حق کس کے خلاف جارہاہے اور کون سے حضرات اس کی زد میں آتے ہیں؟ کیونکہ یہ چیز انسان کو شخصیت پرستی کے لعنت میں ڈھکیل دیتی ہے، حق کو پہچاننا ہے تو لوگوں کو نہ دیکھیں، پہلے حق کو پہچانیں پھر خود ہی اہلِ حق کو جان لیں گے۔

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْـمُحْسِنِينَ﴾

(العنکبوت:٦٩)

"اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں-یعنی دین پر عمل کرنے میں جو دشواریاں،

آزمائشیں، اور مشکلات پیش آتی ہیں انہیں–برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھادیں گے"۔

اخیر میں اپنے استاد محترم فضیلۃ الشیخ ابویاسر المدنی حفظہ اللہ کا بے حد ممنون ومشکور ہوں جنہوں نے اس کتابچہ میں بعض مفید اور اہم باتوں کا اضافہ فرماکر اس کے معیار کو مزید بلند کردیا،اللہ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے، آمین۔

اگرکسی بھائی کواس میں کوئی خامی نظر آئے تواس سے ضرور آگاہ کریں تاکہ ہم اپنی اصلاح کرسکیں،کیونکہ کتاب وسنت کی رجوع کرناہی ہماراشعار ہے،اور یہ ایک مومن کے ایمان کی علامت ہے۔

اے اللہ ہمیں حق کو حق سمجھ کر اس پر عمل کرنے ، اور باطل کوباطل سمجھ کراس سے بچنے کی توفیق عطافرما.